مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اسلام امن، محبت اور سلامتی کا دین ہے۔ اس میں انتہا پسندی اور تشدد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام کی نظر میں کسی مسلمان کا خون، عزت وآبرو اور مال' خانہ کعبہ کی عزت وحرمت سے بڑھ کر ہے۔ اس وقت دشمنان اسلام مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لیے وطن عزیز میں فرقہ واریت، لسانیت، علاقائیت اور تشدد پسندی کو ہوا دے رہے ہیں۔ ہمیں ان کے مکروفریب سے ہوشیار رہنا ہوگا۔

ہمارے بزرگوں نے یہ ملک انگریزوں کے تسلط اور ہندؤں کے ظلم وستم سے نجات حاصل کر کے امن و بھائی چارگی کے جذبہ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے حاصل کیا تھا۔ اس لیے جو اس ملک کے امن وامان کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کے خیر خواہ ہرگز نہیں۔ پبلک مقامات، مسجدوں اور تعلیمی اداروں پر حملہ کر کے معصوم جانوں کو قتل کرنا انتہائی گھناؤنی حرکت ہے، جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہمارا منہج یہ ہے کہ ہم عمل کرنے کے لیے سب سے صحیح بات کو لیتے ہیں اور اللہ پاک کی مخلوق کے ساتھ رحم کا پہلو رکھتے ہیں۔ امام مالکؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: ہمارا منہج یہ ہے کہ "**قبول الحق والرحمة علی الخلق**" کہ حق بات کو ہم لیتے ہیں اور خلق الٰہی پر رحم کرتے ہیں۔"

اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت کا راستہ اختیار کرنا انحراف ہے۔ اس وقت ہماری سیاسی وعسکری قیادت مل کر ملک میں امن وامان قائم کرنے کے لیے دہشتگردوں، بھتہ مافیا اور ملک دشمن عناصر کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہورہی ہے اور لوگ سکون کا سانس لے رہے ہیں۔ ہم پوری قوم سیاسی وعسکری قیادت کے ان جرأت مندانہ اقدامات کی بھرپور تائید کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

آپ نے حرم مکی اور منیٰ میں حاجیوں کے ساتھ پیش آنے والے حادثات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے اور امت اسلامیہ کے لیے حفظ وامان اور ملکی سلامتی، استحکام پاکستان اور تمام مسلمانوں کی خیر و بھلائی اور مغفرت کے لیے بھی دعا کی۔

سیرتِ پاک قسط:1

سیرتِ نبی کریم ﷺ

ابومحمد عبدالوہاب خان

پیارے رسول حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمُطَّلِب کی ولادت باسعادت ۹ ربیع الاول عام الفیل مطابق 22 اپریل 571ء کو سوموار کے دن مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

آپ ﷺ کے والد جناب عبداللہ 24 سال کی عمر میں آپ کی ولادت سے قبل ہی مدینہ میں فوت ہو چکے تھے۔

آپ ﷺ کا نام دادا عبدالمطلب نے "محمد" اور والدہ آمنہ بنت وھب نے "احمد" رکھا۔

آپ ﷺ کا اسم گرامی "محمد" ﷺ قرآن مجید میں چار جگہ مذکور ہے: (۱) سورۃ آل عمران آیت: ۱۴۴، (۲) سورۃ الأحزاب آیت: ۴۰، (۳) سورۃ محمد آیت: ۲، (۴) سورۃ الفتح آیت: ۲۹۔

اور دوسرا اسم شریف "احمد" ﷺ سورۃ الصف آیت: ۶ میں بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

آپ ﷺ کی کنیت "ابوالقاسم" ہے۔

آپ ﷺ کی دادی اماں کا نام فاطمہ اور نانی اماں کا نام برّہ تھا۔

آپ ﷺ کو والدہ محترمہ کے علاوہ چچا ابولہب (عبدالعزیٰ) کی لونڈی ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا۔

حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا سے دودھ پینے والے آپ ﷺ کے رضاعی بھائی آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دو سال پورا ہونے تک دودھ پلایا، اور مزید دو سال پرورش کی۔ مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا سے دودھ پینے والے رضاعی بہن بھائی: عبداللہ، انیسہ اور حذافہ ہیں۔

۴ سال کی عمر مبارک میں سینہ مبارک چاک کرنے کا واقعہ پیش آیا، اس سے خوفزدہ ہو کر حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو والدہ ماجدہ آمنہ کے حوالے کر دیا۔

۶ سال کی عمر مبارک میں والد صاحب کی قبر کی زیارت کے لیے دادا، والدہ اور خادمہ ام ایمن کے ساتھ مدینہ تشریف لے گئے۔ واپسی کے سفر میں والدہ ماجدہ ابواء میں وفات پا گئیں۔

۸ سال کی عمر مبارک میں پیارے دادا عبدالمطلب سردارِ قریش ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

دادا محترم کی وصیت کے مطابق سردارِ قریش چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔

۱۲ سال کی عمر مبارک میں چچا ابو طالب آپ کو ساتھ لے کر تجارت کے لیے شام روانہ ہو گیا۔ بصریٰ میں نصرانی راہب نے آپ ﷺ کو علاماتِ نبوت سے پہچان کر ابو طالب کو اصرار کر کے مکہ واپس بھیج دیا۔

آپ ﷺ چچا جان کی خستہ مالی حالت کے پیش نظر تعاون کی خاطر اجرت پر اہل مکہ کے ریوڑ چرانے لگے۔

حرمت کے مہینوں میں حرب فجار لڑنے کے بعد قریش نے پچھتا کر ''حلف الفضول'' قائم کیا، جس میں آپ ﷺ بھی باقاعدہ شریک ہوئے۔

قریش کی ایک مالدار بیوہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کیا، جس میں امانت داری اور سچائی کی بدولت بہت فائدہ حاصل ہوا۔ اس پر چالیس سالہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا، جسے آپ نے ابو طالب کے مشورے سے قبول کیا۔ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس برس تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اللہ نے آپ ﷺ کو دو بیٹے عطا فرمائے: (۱) قاسم، (۲) عبداللہ (طیب و طاہر) اور چار بیٹیاں بھی عطا فرمائیں: (۱) حضرت زینب رضی اللہ عنہا زوجہ ابو العاص رضی اللہ عنہ: ان سے علی اور امامہ پیدا ہوئے۔ (۲) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: ان سے عبداللہ پیدا ہوئے۔ (۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ (۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ: ان سے حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، محسن، رقیہؓ، ام کلثومؓ اور زینبؓ پیدا ہوئیں۔

آپ ﷺ نے کل گیارہ شادیاں کیں: امہات المؤمنین (۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، (۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ، (۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، (۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، (۵) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خزیمہ، (۶) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش، (۷) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث، (۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہ، (۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی، (۱۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو امیہ، (۱۱) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث۔

آپ ﷺ کے پاس دو لونڈیاں بھی تھیں: (۱) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: ان سے ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔ (۲) حضرت ریحانہ قرظیہ رضی اللہ عنہا۔

آپ ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ سال تھی کہ خانہ کعبہ کی عمارت گر گئی اور قریش اسے خالص حلال مال سے دوبارہ بنانے لگے۔ ''حجر اسود'' کو نصب کرنے کے شرف پر قبائل میں کھینچا تانی ہوئی، آخر کار طے پایا کہ کل صبح جو سب سے پہلے خانہ کعبہ پہنچ جائے، اسی سے فیصلہ کرایا جائے گا۔ دوسرے دن علی الصباح آپ ﷺ پہنچے اور حجر اسود کو چادر کے بیچ میں رکھ کر تمام قبائل کے سرداروں سے اٹھوایا، پھر آپ ﷺ نے بدستِ مبارک نصب فرمایا۔

۳۸ سال کی عمر مبارک میں بت پرستوں کے غلط عقائد ونظریات سے نفرت کر کے تنہائی پسند کرنے لگے۔ غار حرا میں راشن لے کر جاتے اور اکیلے اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر میں مصروف رہتے۔

اس دوران آپ ﷺ بہت سے سچے خواب دیکھنے لگے۔ جو کچھ دیکھتے، دن کو ویسا ہی واقع ہو جاتا۔

۴۰ سال کی عمر مبارک میں ۱۷ رمضان کی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے پہلی وحی نازل فرمائی: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝﴾ [سورة العلق]

خلافِ توقع نزول وحی سے متأثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کمبل میں لپٹے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کا حکم نازل فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝﴾ [سورة المدثر] آپ ﷺ نے ابتدائی تین سالوں میں عقیدہ توحید کی خفیہ تبلیغ فرمائی۔

آپ ﷺ کے نو چچا تھے: زبیر، ابوطالب (عبد مناف)، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، ضرار، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، مقوم، ابولہب، حارث اور حجل۔

آپ ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں: حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اروی رضی اللہ عنہا، امیمہ، ام حکیم بیضاء اور برہ۔

۴۳ سال کی عمر مبارک میں اللہ تعالیٰ نے اعلانیہ تبلیغ کرنے کا حکم فرمایا: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ ؟؟؟﴾ [سورۃ ال] آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے تمام قبائل کا نام لے کر پکارا، جب سب جمع ہو گئے تو ان سے اپنی سچائی کا اقرار لیا۔ وہ سب آپ کو ہمیشہ الصَّادِقُ الْاَمِيْن کہتے تھے۔ اب عقیدہ توحید کی دعوت دی، تو فوراً مخالفت شروع کر دی۔

۴۴ سال کی عمر مبارک میں مسلمان ہونے والوں پر مشرکین قریش کا ظلم وستم بہت بڑھ گیا، تو آپ ﷺ انہیں لے

کر حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں چھپ کر تعلیم و تربیت دینے اور عبادت بجالانے لگے۔

مسلمانوں پر مکہ مکرمہ میں رہ کر رب تعالیٰ کی عبادت کرنا بہت مشکل ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت عطا فرمائی۔ ۱۲ مردوں اور ۴ خواتین پر مشتمل مہاجرین کا قافلہ حبشہ پہنچ گیا۔

نبوت کے چھٹے سال حبشہ میں عادل نصرانی بادشاہ نجاشیؒ کے زیر سایہ امن و امان کی خبر سن کر ۸۳ مردوں اور ۱۸ خواتین پر مشتمل مہاجرین کا دوسرا قافلہ بھی حبشہ چلا گیا۔

کفارِ قریش نے مسلمانوں کو حبشہ میں امن و سکون سے رہتے ہوئے دیکھ کر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو وفد بنا کر بھیجا، انہوں نے نجاشیؒ کے درباریوں کو تحائف پیش کر کے ان کی ہمدردیاں خریدنے کی کوشش کی۔

نجاشیؒ نے مسلمانوں کے نمائندوں کو بلا کر بیان لیا تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے صورت حال بیان کی۔

نجاشیؒ نے انہیں جبری واپس بھیجنے سے انکار کیا، تو انہوں نے کہا کہ ان کا عقیدہ آپ کے بھی خلاف ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی عقیدہ بیان کیا تو نجاشیؒ نے اس کو درست قرار دیا۔ اس پر کافروں کا وفد ناکام لوٹ آیا۔ نجاشیؒ خود بھی مسلمان ہو گیا تھا۔

اسی سال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں نے اسلام قبول کیا، جس سے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے اثر و رسوخ میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اور بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

نبوت کے ساتویں سال قریش نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ، تمام بنی ہاشم اور بنی المطلب کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ تین سال تک یہ تکلیف دہ حالت جاری رہی۔ اس دوران آپ ایام حج میں دور دراز سے آئے ہوئے قبائل کو اسلام کی دعوت پہنچاتے رہے۔

نبوت کے دسویں سال قریش کا بائیکاٹ ختم ہوا۔ آپ ﷺ کے پشت پناہ سردارِ قریش چچا ابو طالب کی وفات ہوئی۔ مونس و غمخوار ام المؤمنین ۶۵ سالہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی فوت ہوئی۔ اس طرح یہ سال عام الحزن قرار پایا۔

چاروں بیٹیوں کی دیکھ بھال کے لیے ۵۵ سالہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ سے شادی کی۔

ماہ شوال میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طائف تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں کے اوباشوں نے لہولہان کر دیا۔ مکہ میں بھی حالات خراب تھے، اس لیے مطعم بن عدی کی پناہ لے کر گھر لوٹے۔

عام الحزن اور طائف کے واقعے کے بعد دلاسا پانے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح منعقد کیا۔